

# چشم

صرف ممبران کے لیے

ساؤتھ ایشیاء پارٹنر شپ، پاکستان جلد 11 • شماره 12 • بمبے • اگست 2013



اے راہیلہ خادم حسین نے کہا کہ "مقامی نظام حکومت پر قانون سازی میں ساری سیاسی جماعتوں کا موقف سنا جا رہا ہے۔ قوانین میں خامیاں ہوتی ہیں جنہیں وقت کے ساتھ ساتھ درست کیا جاتا ہے اور نظام کی خرابیوں کو ختم کیا جاسکتا ہے۔ ماضی میں جب عورتوں کو 33 فیصد نمائندگی دی گئی تو اس میں ان عورتوں لایا گیا جو زیادہ تر سیاسی جماعتوں کے نمائندوں اور ووڈیروں کی بیویاں یا رشتہ دار تھیں جنہوں نے کوئی کام نہیں کیا۔ مجھ جیسی خواتین نمائندہ خواتین کی مخصوص نشستوں پر لانے کے

## مقامی حکومتوں کا نظام مضبوط نہ کیا گیا تو کوئی بھی آمر شب خون مار سکتا ہے۔ محمد حسین

تحریر: بکلی عباس

سول سوسائٹی نے بلدیاتی حکومتوں کے تینوں مراحل میں مخصوص نشستوں کے ذریعے خواتین کی 33 فیصد

نمائندگی جبکہ کاشتکاروں، مزدوروں کی دس اور غیر مسلموں کی نمائندگی پانچ فیصد تک رکھنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ پارٹی اور حلقہ کی بنیاد پر مشترکہ انتخابی نظام کے ذریعے ہونی چاہیے۔

لاہور میں آواز اور جوابدہی پروگرام کے تحت کام کرنے والی سرکردہ سول سوسائٹی تنظیموں، ساؤتھ ایشیاء پارٹنر شپ پاکستان کے محمد حسین، عورت فاؤنڈیشن کی ممتاز مغل، ایس پی او کے سلمان عابد، سنگی ڈیولپمنٹ فاؤنڈیشن کے ایمل خٹک اور پائیدار ترقی پالیسی انسٹیٹیوٹ کے نمائندے نے ایک مقامی

ہوٹل میں مشترکہ کانفرنس میں بلدیاتی انتخابات کے حوالہ سے سٹریٹجی چارٹر آف ڈیمانڈ پیش کیا جس میں حکومتوں سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ آئین کے مطابق قانون سازی کریں اور بلدیاتی انتخابات

کرائیں۔ آواز اور جوابدہی پروگرام کا مقصد جمہوری عمل کو آگے بڑھانا اور ریاست کے لیے شہریوں کے احتسابی عمل کو بہتر بنانا ہے۔ محمد حسین نے کہا کہ "گذشتہ کئی سالوں سے مقامی حکومتوں کی

سیاسی اہمیت پر باتیں ہوتی رہی ہیں۔ پاکستان کے شہری ہونے کے ناطے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جس طرح جمہوری عمل احسن طریقے سے مکمل کیا گیا ہے ہم

امید کرتے ہیں کہ اب کوئی بھی آمر دوبارہ شب خون نہیں مارے گا۔ اسی طرح ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ مقامی حکومتوں کے نظام کو مضبوط کیا جائے تاکہ جمہوری حکومتوں کو استحکام ملے گا۔ اگر مقامی حکومت

مضبوط نہیں ہوگی تو پھر کوئی بھی آمر دوبارہ آ کر شب خون مار سکتا ہے۔ ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ مقامی حکومتوں کو آئین کے تیسرے درجے کی حکمرانی تسلیم

کیا جائے اور آئینی تحفظ فراہم کیا جائے۔ مزید برآں نیشنل فنانس کمیشن کو کوئی ایسا فارمولہ تیار کیا جائے جو صوبوں اور مقامی حکومتوں کے مفادات کو تحفظ فراہم کرے۔" سلمان عابد نے کہا کہ "جماعت نے خواتین اور مزدوروں کو نمائندگی دی جائے۔ بیٹاق جمہوریت میں تین تین بڑی سیاسی جماعتوں نے دخیل کیے ہیں جس کے تحت مقامی حکومتوں کی بات کی گئی ہے۔ لوکل گورنمنٹ اور لوکل

باڈیز میں فرق کو واضح کیا جائے۔ اس کے علاوہ ایک اور بڑا خلاء پیدا کیا جا رہا ہے وہ دیہی اور شہری علاقوں میں عورتوں، اقلیتوں اور کسانوں مزدوروں کی نمائندگی کو کم کرنا ہے۔ مزید برآں ایکٹ 2013ء میں مانیٹرنگ کمیٹیوں کے کردار کو مزید کم کر دیا ہے۔ اس نظام میں مصالحتی انجمنوں کی جگہ

پنچائیت کو دے کر عام افراد کی نمائندگی محدود کر دی گئی ہے۔ جماعت اسلامی کے امیر اعظم نے کہا کہ "جب سیاسی جماعتیں آتی ہیں تو ان کی کوشش قابل قبول نہ ہوگا۔" پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر

اس نظام میں مصالحتی انجمنوں کی جگہ پنچائیت کو دے کر عام افراد کی نمائندگی محدود کر دی گئی ہے۔ جماعت اسلامی کے امیر اعظم نے کہا کہ "جب سیاسی جماعتیں آتی ہیں تو ان کی کوشش قابل قبول نہ ہوگا۔" پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر

اس نظام میں مصالحتی انجمنوں کی جگہ پنچائیت کو دے کر عام افراد کی نمائندگی محدود کر دی گئی ہے۔ سلمان عابد (ایس پی او)

بنیادی سطح پر جمہوری طاقت مقامی حکومتوں کے نظام کی بدولت ہی ممکن ہے۔ امیر اعظم (جماعت اسلامی)

ایسا کوئی مقامی نظام جو عوام دوست نہ ہو کسی کے لئے بھی قابل قبول نہ ہوگا۔ فائزہ ملک (پنچلز پارٹی)

لوکل گورنمنٹ حکومت کا تیسرا اہم ستون ہیں۔ ہم اسمبلیوں میں بھی اس کیلئے آواز بلند کریں گے۔ محمود الرشید (تحریک انصاف)

ہمیں اپنی سیاسی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر مقامی نظام حکومت کو عوام کی ضرورتوں کے مطابق بنانا ہوگا۔ سردار قاصد اختر (ق لیگ)

ہوتی ہے کہ نظام کو پکن کینٹ اور پرائیویٹ لمیٹڈ اور تحریک انصاف کے ممبر پنجاب اسمبلی محمود الرشید نے کہا کہ "موجودہ حکمرانوں کو تیسری بار یہ موقع ملا ہے، لیکن بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ ان کا اپنا ایک مخصوص مانتھ سیٹ ہے اور وہ ارتکاز



بدولت ہی ممکن ہے۔ پنجاب اسمبلی میں نام کی حد تک حکومت موجود ہے۔ عوامی ترقی کسی بھی جمہوری حکومت کی اولین ترجیح ہونی چاہیے۔ موجودہ نظام شہری اور دیہی تقسیم اور تفریق کو تقویت بخش رہا ہے جس سے مسائل میں مزید اضافہ ہو رہا ہے۔

پاکستان پنچلز پارٹی کی ممبر پنجاب اسمبلی فائزہ ملک نے دعویٰ کیا کہ "ہماری جماعت نے خواتین کو ہمیشہ سے بھرپور نمائندگی دی ہے مزید برآں ہمارے دور حکومت میں خواتین کے حقوق کے تحفظ کے حوالے سے جتنی قانون سازی ہوئی ہے اس کی مثال تاریخ میں پہلے کبھی نہیں ملتی۔ ہمارے ہی دور حکومت میں خواتین کو بااختیار بنایا گیا۔ موجودہ مقامی نظام حکومت میں بہت زیادہ خلاء موجود ہیں، جس کی وجہ سے عام لوگ اس سے مستفید نہیں ہو سکیں گے۔ میرا خیال ہے کہ ایسا کوئی

اختیارات کو خلی سطح پر منتقل کیا۔ لیکن موجودہ حکمرانوں نے اس ایکٹ کے تحت اتھارٹیز کے قیام کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ "یہ ادارے پہلے سے قائم ہیں انہیں مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ لوکل گورنمنٹ حکومت کا تیسرا اہم ستون

ہیں کہ لوکل گورنمنٹ حکومت کا تیسرا اہم ستون ہے۔ اس ایکٹ کے تحت اتھارٹیز کے قیام کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ "یہ ادارے پہلے سے قائم ہیں انہیں مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ لوکل گورنمنٹ حکومت کا تیسرا اہم ستون

ہیں کہ لوکل گورنمنٹ حکومت کا تیسرا اہم ستون ہے۔ اس ایکٹ کے تحت اتھارٹیز کے قیام کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ "یہ ادارے پہلے سے قائم ہیں انہیں مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ لوکل گورنمنٹ حکومت کا تیسرا اہم ستون

قانون کو ختم کرنے کی بات کر رہی ہیں اور ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ عورتوں کو عام نشستوں پر لایا جائے۔ اگر جمہوری عمل جاری رہا تو بہت جلد بہتری اور تبدیلی آئے گی۔ سول سوسائٹی کی تنظیموں اور اپوزیشن کی مشاورت کے ساتھ ہی مقامی نظام حکومت کو منظور کیا جائے گا۔ اقلیتوں کے نمائندہ گرمیت سنگھ (نکانہ صاحب) نے کہا کہ مقامی نظام حکومت میں جب اقلیتوں کی نشستیں کم ہوتی ہیں تو ہم بہت سے اپنے حقوق سے محروم ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ جب ہمارے نمائندے ان اداروں کا حصہ نہیں ہوتے تو پھر ہم اپنے مسائل کے حل کیلئے کسی کے پاس جانے سے قاصر ہو جاتے ہیں۔ پاکستانی شہری ہونے کے ناطے ہمارا پورا حق ہے کہ ہمیں بھی

برابری کی بنیاد پر انتخابی عمل میں شامل کیا جائے۔" اس کانفرنس میں خواتین اور مزدوروں کے نمائندوں نے بات کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں بھی مقامی نظام حکومت میں برابری کی بنیاد پر حق دیا جائے۔ اسی موضوع پر ایک کانفرنس چارلسہ میں بھی منعقد کی گئی جس کا اہتمام چارلسہ کی ایس اے پی کی پارٹنر تنظیم

جاب کرہنگنگ ڈیولپمنٹ سوسائٹی نے کیا تھا جس میں جے سی ڈی ایس کے صدر علی اکبر، اور معاذ اللہ، سیپ پاکستان چارلسہ سے شہیر احمد اور شہینہ، سابق کونسلر اور نائب ناظم یوسی، میڈیا کے نمائندوں، سیاسی کارکنوں، آواز دیہی فورم کے کارکنوں، ضلعی ممبران اور سول سوسائٹی سے تعلق رکھنے والی دیگر شخصیات نے شرکت کی۔ ان کانفرنسوں میں آواز اور جواب دہی پروگرام کی تمام

سرکردہ تنظیموں کی طرف سے ایک مشترکہ چارٹر آف ڈیمانڈ پیش کیا گیا جس میں حکومتوں کے سامنے درج ذیل مطالبات رکھے گئے:

☆ مقامی حکومتوں کو حکمرانی کی تیسری سطح تسلیم کرتے ہوئے اسے مکمل طور پر قانونی تحفظ فراہم کیا جائے۔ (بقیہ صفحہ 3)

☆ مقامی حکومتوں کو حکمرانی کی تیسری سطح تسلیم کرتے ہوئے اسے مکمل طور پر قانونی تحفظ فراہم کیا جائے۔ (بقیہ صفحہ 3)

☆ مقامی حکومتوں کو حکمرانی کی تیسری سطح تسلیم کرتے ہوئے اسے مکمل طور پر قانونی تحفظ فراہم کیا جائے۔ (بقیہ صفحہ 3)

☆ مقامی حکومتوں کو حکمرانی کی تیسری سطح تسلیم کرتے ہوئے اسے مکمل طور پر قانونی تحفظ فراہم کیا جائے۔ (بقیہ صفحہ 3)

☆ مقامی حکومتوں کو حکمرانی کی تیسری سطح تسلیم کرتے ہوئے اسے مکمل طور پر قانونی تحفظ فراہم کیا جائے۔ (بقیہ صفحہ 3)

☆ مقامی حکومتوں کو حکمرانی کی تیسری سطح تسلیم کرتے ہوئے اسے مکمل طور پر قانونی تحفظ فراہم کیا جائے۔ (بقیہ صفحہ 3)

☆ مقامی حکومتوں کو حکمرانی کی تیسری سطح تسلیم کرتے ہوئے اسے مکمل طور پر قانونی تحفظ فراہم کیا جائے۔ (بقیہ صفحہ 3)

☆ مقامی حکومتوں کو حکمرانی کی تیسری سطح تسلیم کرتے ہوئے اسے مکمل طور پر قانونی تحفظ فراہم کیا جائے۔ (بقیہ صفحہ 3)

☆ مقامی حکومتوں کو حکمرانی کی تیسری سطح تسلیم کرتے ہوئے اسے مکمل طور پر قانونی تحفظ فراہم کیا جائے۔ (بقیہ صفحہ 3)